بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

وفاق المدارس کے زیر اہتمام اسلام آباد میں دینی مدارس کے کردار و اہمیت کے متعلق ایک عظیم الشان تاریخی اجتماع

گزشتہ ماہ ۱۵ رمئی ۲۰۰۵ء کو اسلام آباد میں جناح کنونشن سنٹر میں وفاق المدارس العربیہ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان اور عالمگیر نوعیت کے تاریخی اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ موجودہ حالات میں یہ کنونشن کئی حوالوں سے اہمیت کا حامل تھا اور کافی عرصہ سے اس کے انعقاد کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ دینی مدارس کے خلاف جو پروپیگنڈہ مغرب اور پاکستان میں ان دنوں پوری قوت کے ساتھ مخالفین نے شروع کر رکھا ہے' اس کا منہ توڑ جواب دیا جائے۔ اور مخالف قوتوں کی کوششوں کے آگے سدِ سکندری باندھی جائے اور اسی طرح پاکستانی قوم کے باشعور عوام اور دانشورانِ ملک و ملت کو بھی مدارس کی اہمیت اور اس کی تاریخی پس منظر سے آگاہ کیا جائے کہ دینی مدارس صرف تعلیم و تربیت کے مراکز نہیں بلکہ یہ اسلام کے نظریاتی اور اساسی قلعے بھی ہیں۔ انہی دینی مدارس کے دَم ہی سے اسلامی ممالک خصوصاً برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی روایتی آب و تاب جاری و ساری ہے۔ اسپین اور وسط ایشیاء میں اسلام کے دشمنوں نے سب سے پہلے دینی مدارس کو اپنا نشانہ بنایا اور ان کو بند کیا۔ کیونکہ ان قوتوں کو اس حقیقت کا ادراک تھا کہ دینی مدارس اسلام کے ''پاور ہاؤس'' ہیں جب تک یہ قائم و دائم رہیں گے اسلام کی روشنی اور ایمان کی حرارت سے اہل اسپین اور اہل سمرقند و بخارا کے دل گرم اور منور ہوتے رہیں گے۔ اسی لئے بعد میں ہندوستان میں بھی انگریز استعمار نے یہی نسخہ آزمانے کی کوششیں کیں اور دینی مدارس پر شبِ خون مارنے کیلئے کئی حربے آزمائے۔ لیکن الحمدللہ اُس وقت کے اکابرین امت نے ان روشنی کے میناروں کو نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ ملک و ملت کو ایسے افراد اور ایسی شخصیات مہیا کیں کہ جنھوں نے آگے چل کے ملک و ملت کی کایا ہی بدل دی۔ اور خصوصاً ہندوستان و پاکستان میں اسلام کی آج وہی شکل و صورت موجود ہے جو چودہ سو برس پہلے تھی۔ یہ انہی مدارس کے طفیل ہے اور اس کے مقابلے میں دیگر اسلامی ممالک اور بالخصوص عرب ممالک جہاں دینی مدارس محدود کر دیئے گئے یا حکومتی تحویل میں لے لئے گئے تو وہاں کے مسلمانوں کی حالتِ زار اور اخلاقی اقدار آج ہم سب کے سامنے ہے۔ ع دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

اب نئی عالمی قوت اور ہمارے ''روشن خیال'' حکمران ان مدارس کے درپے ہو گئے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح ان مدارس کی اہمیت اور کردار کو پاکستانی معاشرے میں بھی کم کیا جائے۔ لیکن الحمدللہ گزشتہ پانچ برسوں میں ان کی تمام

کوششیں اور سازشیں تارِ عنکبوت کی مانند ثابت ہوئی ہیں۔اس نمائندہ اجتماع میں تمام مکتبہ فکر کے لوگوں نے بھی بھرپور شرکت کی یہ بھی وفاق المدارس پر دیگر مکاتب فکر کے اعتماد کا مظہر ہے۔اسی طرح مسلم لیگ (ق) کے چودھری شجاعت حسین اور دیگر اعلیٰ حکومتی عہدیداران نے اسمیں نمائندگی کی اور دینی مدارس کے متعلق حکومتی صفائیاں پیش کیں۔اس کے علاوہ پاکستان کے چیدہ چیدہ ممتاز علماء کرام اور مشائخ عظام اور سیاسی شخصیات نے اس میں بھرپور شرکت کی اور بڑے فکر انگیز، علمی اور تحقیقی مقالہ جات بھی دینی مدارس کی اہمیت کے متعلق پیش کئے گئے۔یہ اجلاس ہر لحاظ سے کامیاب رہا اور اسکے اچھے اثرات محسوس کئے گئے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ دینی مدارس کے متعلق گا ہے گا ہے مختلف صوبوں اور شہروں میں دینی مدراس کے متعلق ایسے کنونشنز منعقد کئے جائیں اور اسمیں طبقہ خواص کے علاوہ عام لوگوں کو بھی دعوت عام دی جائے تا کہ دینی مدارس کے متعلق غلط پروپگنڈہ کا عوامی سطح پر ازالہ کیا جاسکے اور عوامی شعور کو مزید بیدار کیا جائے

کنونشن کی تیاریوں کے سلسلے میں وفاق المدارس العربیہ کے تمام عہدیدار اور بالخصوص اسلام آباد اور راولپنڈی کے علماء و مہتممین نے اس سلسلہ میں مثالی خدمات سرانجام دی ہیں۔ان کی کوششیں بھی قابل تحسین اور لائق مبارکباد ہیں۔یہاں یہ بات ضرور لکھنے کے قابل ہے کہ اس تاریخی کنونشن کو میڈیا نے اس لئے زیادہ اہمیت نہیں دی کہ تمام پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے آلات پر منتظمین نے کنونشن سنٹر کے اندر پابندی لگادی تھی۔اگر یہ پابندی نہ ہوتی تو پاکستان اور دنیا کے کروڑوں مسلمان اس تاریخی کنونشن کو براہ راست سنتے اور دیکھتے اور اسکے اثرات پوری دنیا پر اور زیادہ بہتر مرتب ہوتے۔مخالفین کا منہ توڑ جواب دینے کیلئے اور انکے مقابلہ کرنے کیلئے وفاق المدارس العربیہ کے ارباب اختیار کو اس مسئلے پر سنجیدگی سے سوچنا چاہیے کہ میڈیا اور اسکے آلات ہی اس دور کے اسلحہ و بارود ہیں اور ان سے بھی ناگزیر ضرورت کے وقت کام لینا چاہیے کہ حالتِ اضطرار میں فقہاء نے بہت سی چیزوں میں رخصت کی اجازت دی ہے اور میری ناقص رائے میں دینی مدارس اور اسلام پر اس سے زیادہ اضطراری حالت اس سے پہلے کبھی نہ آئی تھی جیسی کہ اب ہے۔بہر حال دینی مدارس کا یہ کنونشن ایک کامیاب کوشش تھی اور انشاء اللہ اسکے اثرات مستقبل قریب میں ہم سب کے سامنے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسلام کے یہ قلعے صفحہ دہر پر ہمیشہ قائم و دائم اور چمکتے دمکتے رہیں کہ اسلام اور مسلمانوں کی بقاء انہی مدارس کے دَم خَم سے ہے۔

یارب زمانہ مجھ کو مٹاتا ہے کس لئے لوح جہاں پہ حرف مکرر نہیں ہوں میں

حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ کے جواں سال صاحبزادے اور دارالعلوم حقانیہ کے سابق استاد حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ کی جدائی

اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل اس حدیث مبارکہ کا مشاہدہ اکثر و بیشتر نظروں سے گزرتا رہتا ہے۔اسی کی تازہ مثال دارالعلوم حقانیہ کے سابق شیخ الحدیث و رئیس دارالافتاء، پیر طریقت حضرت مولانا مفتی محمد